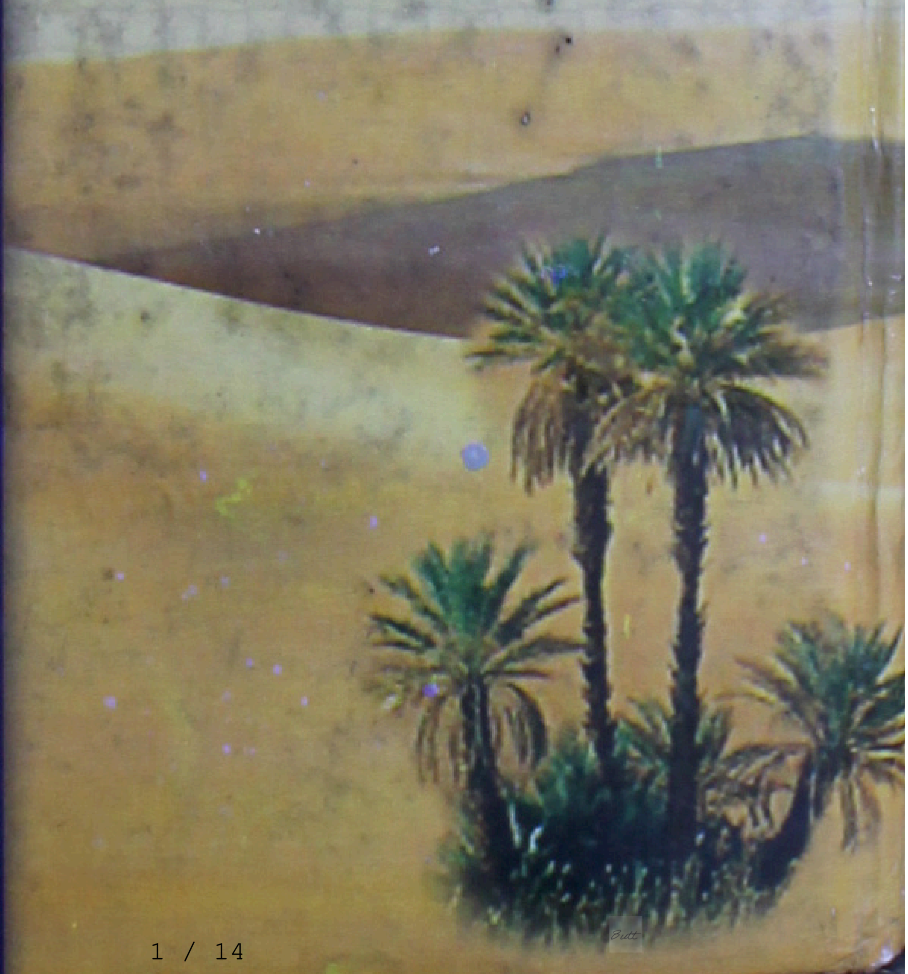


قصص الانبیاء



وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ

قِصَصُ الانبیاءؑ

منبر

تصیح و جدید موضوع بندی

: حامد سُلطان قادری

ممتاز اکیڈمی

اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

7230718

نام کتاب : ——— قصص الانبیاء
بتصحیح و جدید موضوع بندی ——— حامد سُلطان قادری
ناشر : ——— شکیل ممتاز
پرنٹر : ——— پرنٹرز لاہور
کتابت : ——— بشیر احمد
قیمت : ——— روپے

مرتبہ و بزرگی میری طرف سے عنایت کی گئی۔ پس حضرت داؤدؑ نے خدا تعالیٰ کی حضوری
میں درخواست کی کہ الٰہی تو ہم کو بھی کسی بلا میں مبتلا کر انشاء اللہ میں بھی صبر کروں گا اور
ثابت قدم رہوں گا تاکہ اس کے صلہ میں مجھ کو بزرگی ملے اور میں خدا کے یہاں سے
مرتبہ پاؤں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤدؑ کو جب بادشاہ
طالوت کی سلطنت ملی اور قوم بنی اسرائیل پر بادشاہ مقرر ہوئے تو مارے خوشی
کے انہوں نے یہ اعلان کیا میں اللہ کی قسم اچھی طرح سے عدالت کروں گا اور ہر
ایک کے ساتھ انصاف کروں گا۔ لیکن یہ کہتے وقت انشاء اللہ کہنا بھول گئے
اور اس لفظ کو اپنی زبان سے نہ کہا۔ اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ
طالوت کے اعتماد پر دعا کی کہ اے پروردگار تو گنہگاروں پر رحم فرما اور اپنے
کو گناہ سے پاک تصور کیا اور اس بات پر اکثر راویوں نے اختلاف کیا ہے
حاصل کلام صرف یہ ہے کہ ایک روز حضرت جبرائیلؑ نے آکر کہا اے داؤدؑ
خدا نے تم کو صحت اور عافیت سے رکھا ہے اور تم اپنی خواہش سے دکھ
طلب کرتے ہو۔ اچھا اگر تمہاری تمنا یہی ہے تو وہ بالکل دن قریب ہے کہ
ایک روز تم پر کوئی بلا نازل ہوگی۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت داؤدؑ
ایک روز اپنے گھر بیٹھے تھے۔ روز موعود کو دوشنبہ کے دن سترویں تاریخ
ماہ رجب کی اچانک ایک خوبصورت پرندہ کبوتر کے مانند اور بدن اس کا سونے
کے رنگ کے مانند اور ہر پر اس کا رنگ برنگ مثل جواہر کا تھا اور ناخن اور چونچ مثل
یاقوت سرخ کے اور اس کی آنکھیں مانند زمرد کے اور پاؤں اس کے مانند فیروزے
کے تھے۔ حضرت داؤدؑ کی جو عبادت گاہ اپنے گھر میں تھی اس میں ایک طاق بھی تھا
یہ پرندہ اسی طاق میں حضرت کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ حضرت داؤدؑ نے اس کا
حسن و لطافت دیکھ کر خواہش کی کہ اس کو اپنے لڑکوں کے واسطے پکڑیں۔
جب حضرت داؤدؑ نے اس کے پکڑنے کی کوشش کی تو وہ پرندہ وہاں
سے اڑ کر ایک بالاخانہ پر جا بیٹھا۔ حضرت داؤدؑ نے اس کے پکڑنے کا

تعاقب کیا۔ پھر وہ پرندہ وہاں سے اُڑ کر ایک باغ میں جا بیٹھا۔ حضرت داؤدؑ اس کے پکڑنے کے واسطے وہاں بھی گئے۔ اور وہاں جا کر لوگوں سے دریافت کیا یہ باغ کس کا ہے وہاں کے لوگوں نے حضرت داؤدؑ سے عرض کی کہ یہ باغ ایک عورت کا ہے اور اس کا نام بلطشا ہے یہ سُن کر حضرت داؤدؑ ایک بالا خانے پر چڑھ کر چاروں طرف بہت دیر تک دیکھتے رہے اور اسی باغ میں بلطشا غسل کے حوض میں اپنے نہاتی تھی۔ حضرت داؤدؑ کی اچانک نظر اس پر جا پڑی۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے اس کو دیکھ کر بہت خواہش کی (واللہ اعلم) اور ادھر بلطشا کو معلوم ہوا کہ یہ شخص مجھ پر بہت خواہش رکھتا ہے۔ پس اس نے اپنے بالوں سے اپنا تمام بدن ڈھانپ لیا اور اپنے دل میں ان کے نہاں محبت کو بویا اور ادھر حضرت داؤدؑ نے بالا خانے سے اتر کر اس باغ کے پاس جا کر پوچھا کہ یہ پرندہ کس کا ہے۔ وہاں کے رہنے والوں نے جواب دیا کہ یہ پرندہ بلطشا عورت کا ہے جو اس باغ کی مالک ہے۔ پھر حضرت داؤدؑ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس کا شوہر ہے؟ وہاں کے لوگوں نے حضرت داؤدؑ کو بتلایا کہ ہاں ایک شخص سے چند روز ہوئے اس کا بیاہ ہوا تھا اور اس کا نام آوریا ہے لیکن اب تک اس سے اس عورت کی ہمبستری نہیں ہوئی ہے یہ سن کر حضرت داؤدؑ نے آوریا کو بلایا اور بہت ہی پیار و محبت سے کہا کہ تم جہاد میں جاؤ اور بہت سا روپیہ دے کر اس کو جہاد میں جانے کو تیار کیا۔ اور اس کو اچھی طرح سے خوش کر دیا اور اس کو جہاد پر روانہ کر دیا۔ جہاں کی جائے دشوار تھی یعنی وہاں جو جاتا پھر واپس لوٹ کر نہیں آتا پس آوریا نے وہاں جا کر بہت لڑائی کی اور پھر بھی فتح پائی۔ پھر وہاں سے دوسری جگہ کہ اس کا نام ناطفہ تھا۔ وہاں جا کر بہت لڑائی کی۔ اور درجہ شہادت پایا۔ اس کے بعد اس لشکر نے جو حضرت داؤدؑ نے روانہ کیا تھا۔ اس ملک کو فتح کر کے اور بہت سا مالِ غنیمت لا کر حضرت داؤدؑ کو دیا اور حضرت داؤدؑ نے آوریا کی شہادت سن کر ایک برس تک تعزیت کی۔ اس کے بعد اس بلطشا عورت کو

اپنے نکاح میں لائے اور اس کے علاوہ ننانوے بیویاں ان کے اور تھیں جب حضرت داؤدؑ نے بلشا سے نکاح کر لیا تو اب پوری ایک سو بیبیاں ہو گئیں۔ ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان بلشا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ایک دن حضرت داؤدؑ محراب میں بیٹھے تھے اور خداوند قدوس سے مناجات کر رہے تھے اتفاقیہ دو شخص اجنبی اس محراب کی دیوار توڑ کر اندر آئے۔ یہ دیکھ کر حضرت داؤد چونک پڑے۔ انھوں نے کہا کہ اے داؤد مت ڈرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ الایہ ترجمہ:۔ کیا پہنچی ہے خبر تجھ کو دعویٰ کرنے والوں کی جب وہ دیوار کو توڑ کر اندر آئے تیرے عبادت خانے میں داخل ہو گئے یہ دیکھ کر داؤدؑ گھبرایا اور وہ ان سے بولے کہ تم مت گھبراؤ ہم تو دو جھگڑنے والے ہیں اور زیادتی کی ہے ایک نے دوسرے پر سو تو فیصلہ کر دے ہمارے درمیان انصاف کا اور زیادہ دیر مت کر اور ہم کو سیدھی راہ بھی بتلادے یہ سنتے ہی حضرت داؤدؑ نے ان سے کہا اپنا احوال بیان کرو۔ پس کہا اس فریادی نے حضرت داؤدؑ سے قولہ تعالیٰ:۔ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً الایہ ترجمہ:۔ یہ جو ہے کہ وہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ہیں ننانوے دنبیاں اور میرے پاس ایک دنبی ہے پھر یہ کہتا ہے مجھ سے کہ تم اپنی دنبی میرے حوالے کر دو اور اس بات میں مجھ سے زبردستی کرتا ہے یہ بات سن کر حضرت داؤدؑ نے اس کے مخالف شخص سے کہا کیوں جی یہ جو کچھ کہتا ہے سچ ہے یا نہیں۔ وہ بولا سچ کہتا ہے قولہ تعالیٰ: قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ ترجمہ:۔ بولا داؤدؑ کہ وہ بے انصافی کرتا ہے تجھ پر کہ مانگتا ہے تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کو۔ پس حضرت داؤد سے دونوں فرشتوں نے جو کہ آپس میں متخاصمین بن کر آئے تھے۔ ہنس کر کہا کہ اے داؤدؑ باوجود تیری ننانوے بیویوں کے اوریا کی بیوی سے حرص کی غرض سے نکاح کیا اور پوری ایک سو عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے

یہ درحقیقت ایک مقدمہ کی صورت میں پیش کر کے جو ہم آئے ہیں تمہارے پاس یعنی دنبی کا معاملہ طے کر کے بتایا۔ تم نے اپنے نفس پر ظلم کیا یہ کہہ کر دونوں فرشتے غائب ہو گئے یہ واقعات جامع التواریخ میں مذکور ہیں۔ اور قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ حضرت داؤدؑ کے وقت میں اوریا ایک شخص تھا اور ایک عورت سے اس کے نکاح کا پیغام تھا اور بہت ممکن تھا کہ اس کا نکاح ہو جائے۔ لیکن اس عورت کے وارثوں کو اوریا سے کچھ خلش تھی۔ اسی واسطے اس عورت کو اوریا کے نکاح میں انہوں نے نہیں دیا تھا پھر اس کے بعد حضرت داؤدؑ نے اس عورت کو نکاح کا پیغام دیا حالانکہ ان کی ننانوے بیبیاں موجود تھیں۔ اگرچہ یہ خلاف شرع تھا۔ لیکن از روئے تورات و زبور کے ایسا ہو سکتا تھا۔ لیکن بظاہر اتنا بھی پیغمبر کی شان کے خلاف ہے کہ شاید کوئی اس میں شک و شبہ کرے کہ یہ چیز بھی شان پیغمبری میں درست نہیں ہے یہ درحقیقت جانچ تھی جو ان دو فرشتوں کے ذریعے سے کرائی گئی اور حضرت داؤدؑ اس بات سے بہت ہی نادم ہوئے اور اس واقعہ سے ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ دونوں فرشتے [illegible] ہم کو نصیحت کرنے آئے تھے پھر حضرت داؤدؑ اپنی جملہ تقصیر و خطا سے معترف ہو کر بہت روئے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کی اور چالیس روز تک مسلسل سجدے میں پڑے رہے۔ اور نہ اچھی طرح کھاتے تھے اور نہ اچھی طرح سے کوئی چیز پیتے تھے اور شب و روز رویا کرتے تھے اور جس جگہ پر وہ سجدہ ریز تھے ان کے رونے کے آنسوؤں سے اس کے قرب و جوار میں گھاس پیدا ہو گئی اور وہ بڑھتے بڑھتے سر سے بھی اونچی ہو گئی۔ تب باری تعالیٰ سے ندا آئی اے داؤد اپنا سر سجدے سے اٹھا اور میں نے تیری جملہ تقصیرات کو معاف فرمایا۔ یہ سن کر حضرت داؤدؑ نے اپنا سر سجدے سے اٹھایا۔ اور پھر ایک آہ ماری کہ اس آہ سے سب گھاس جو ان کے چاروں طرف تھے جل گئے۔ اللہ فرماتا ہے: وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

ترجمہ:۔ اور داؤدؑ نے خیال کیا ہم نے اس کو جانچا اور پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب

سے اور پھر گر پڑا جب در سجدے میں اور رجوع ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف پس ہم نے معاف
کیا اس کو وہ کام حضرت جبرائیل نے آکر فرمایا اے داؤد اوریا کی قبر پر جاکر اس سے اپنی تقصیر
کی معافی مانگ تاکہ کل قیامت میں وہ تم سے مواخذہ نہ کرے۔ حضرت داؤدؑ نے
حضرت جبرائیلؑ کی اس بات کو سن کر اس کی قبر پر جاکر پکارا۔ اوریا تیسری دفعہ اس
نے جواب دیا کہ تم کون ہو جو بار بار مجھ کو پکارتے ہو اور مجھے نیند سے جگا دیتے ہو
حضرت داؤدؑ نے کہا میں داؤد ہوں وہ بولا اے خلیفہ خدا آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟
اس وقت حضرت داؤدؑ نے فرمایا کہ میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔ اے حضرت داؤدؑ
آپ نے تو مجھ کو جہاد میں بھیجا تھا۔ میں وہاں جاکر شہید ہو گیا اس کے بدلے
میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بہشت میں جگہ دی ہے اور اب آرام سے ہوں اور جو
کچھ آپ نے میرے ساتھ کیا ہوگا وہ سب میں نے معاف کیا۔ پس حضرت داؤد
نے اس سے خوش ہو کر اپنے گھر کی راہ لی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان
سے کہا اے داؤد خدا نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ پھر تم اوریا کے پاس جا
کر کہو کہ تم کو میں نے جہاد فی سبیل اللہ میں بھیجا تھا۔ محض اپنی نفس کی خواہش سے
تو وہاں جاکر شہید ہوا میں نے بطشبا سے نکاح کیا یہ تقصیر مجھ سے ہوئی تو مجھ کو
معاف کر۔ پس بموجب ارشاد جناب باری تعالیٰ کے حضرت داؤد نے اوریا کی
قبر پر جاکر پکارا۔ اس نے جواب دیا اے حضرت داؤد پھر کیوں آپ مجھ کو پکارتے
ہیں اپنا احوال کہو۔ انہوں نے بطشبا اس کی عورت کی حقیقت سب بیان کی
اور اپنی خطا کی معافی چاہی۔ اوریا نے اس کا جواب کچھ نہ دیا۔ حضرت داؤد بہت
گریدہ ہوئے اور رو رو کر کہا اے اوریا میری تقصیر معاف فرما میں نے اپنے
نفس پر ظلم کیا۔ تب اس نے کہا اے حضرت داؤد مت رو اس بارے میں تم کو
معاف نہ کروں گا جو تم نے کیا ہے۔ پھر حضرت داؤد نے رو رو کر معافی مانگی پھر
بھی اس نے معاف نہ کیا۔ تب درگاہ الٰہی سے ندا آئی۔ اے داؤد مت رو
میں نے تجھ کو معاف کیا۔ حضرت داؤد نے عرض کیا یا الٰہی اوریا مجھ کو معاف

نہیں کرتا ہے تب حکم ہوا اے داؤد حشر کے دن اس کے لیے ایک قصر یاقوت سرخ کا بناؤں گا اور اس میں حوریں بہشت کی رہیں گی۔ اوریا کو ان پر عاشق و فریفتہ کروں گا۔ تب اس کے بدلے میں وہ تم کو معاف کر دے گا۔ روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت بہشت میں ایک مکان پُر تکلّف جواہرات سے بنا کر اوریا کو دکھایا اور پھر اس نے فرمایا کہ حضرت داؤد کو معاف کر تو یہ قصر بہشت تجھ کو دوں گا۔ پس اس وقت وہ یہ قصر اور حوریں دیکھ کر عاشق ہوا اور خوش ہو کر حضرت داؤد علیہ السلام کو پکارا کہ اے داؤد میں نے تمہاری خطا معاف کی۔ اس کے بعد حضرت داؤد خوش ہو کر اپنے گھر پر آئے۔ ایک دن بنی اسرائیل جمع ہو کر کہنے لگے۔ اے نبی اللہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم لوگ آپ کو تقریباً چالیس روز سے دیکھتے ہیں کہ آپ نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور غم دیدہ ہو کر ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت داؤد نے فرمایا اے میرے صاحبو! خدا نے جب مجھ کو خلیفہ کیا اور تم پر نبی بنا کر بھیجا اور مجھ کو منع فرمایا تھا کہ دیکھو تم نفس امارہ کے پیچھے مت پڑنا ورنہ خراب ہو جاؤ گے۔ پس میں نے اس بات کا خیال نہ کیا اور میں بھول گیا اور اسی بھول میں میں نے امارہ کی پیروی کی تھی۔ یعنی ایک شخص جس کا نام اوریا تھا میں نے مغالطہ دے کر اس کو جہاد میں بھیجا۔ اور وہ وہاں شہید ہو گیا اور میری تمنا تھی کہ بعد شہید ہونے کے اس کی عورت سے نکاح کروں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ یعنی اس کی چھوڑی ہوئی بیوی سے میں نے نکاح کر لیا۔ اسی پاداش میں خداوند کریم نے مجھ کو چند روز تک اسی بلا میں مبتلا کیا۔ اور اب خدا کا بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے اس سے مجھے نجات بخشی ہے اور ایک روایت وہب ابن منبہ سے ہے کہ حضرت داؤد اپنی اس خطا کی وجہ سے تقریباً تیس برس تک رویا کیے اور اس کی کثرت سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے تھے کہ کپڑے تر ہو جاتے تھے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ماننے والے عابد بھی تقریباً چار ہزار کے لگ بھگ تھے اور وہ بھی رویا کرتے تھے اور حضرت

سلیمان علیہ السلام جو آپ کی اولاد سے ہیں وہ اپنے والد کی آنکھوں سے آنسو پونچھا کرتے تھے۔ اور ایک روایت حسن بصریؒ سے بھی ہے کہ حضرت داؤد اپنے گناہ کے معاف ہونے کے بعد بھی انتہائی انکساری کی وجہ سے اپنی روٹی پر نمک چھڑک کر کھاتے تھے اور پھر بھی ہر وقت آنسو بہاتے رہتے تھے۔ اور ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہی خوراک ہے صاحب تفسیر کی اور حضرت داؤدؑ کا حال تقریباً ستر برس تک یہی رہا۔ ایک دن حضرت داؤد علیہ السلام بیت المقدس میں جا کر زمین پر سر رکھ کر رو رہے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام جناب باری تعالےٰ سے یہ مژدہ لے کر آئے اور پھر کہنے لگے قولہ تعالےٰ: فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۔ ترجمہ: پس ہم نے معاف کر دیا اس اس کو وہ کام اور اس کا ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا ہے حضرت داؤد ایک دن بیت المقدس کے منبر پر چڑھ کر شکر خدا کا بجا لائے اور زبور پڑھ کر عرض کی الٰہی تو نے میری توبہ قبول فرمائی۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی کہ تمہاری توبہ میں نے قبول کی، پھر اس وقت عرض کی کہ اے رب میں ڈرتا ہوں کہ خطا اپنی بھول جاؤں تو میرے بدن پر ایک نشان خطا کا رکھ دے تاکہ اس گناہ سے اپنے تئیں نہ بھولوں اور مجھے نشان دیکھنے سے یاد رہے۔ تب بحسب خواہش اللہ تعالیٰ نے ان کی داہنی ہتھیلی پر ایک نشان اس گناہ کا جو مذکور ہے رکھ دیا۔ پھر حضرت داؤدؑ ہمیشہ اس پر نگاہ رکھتے تھے اور اپنی خطائے ماضی کو نہ بھولتے تھے اور بار بار استغفار پڑھتے رہتے تھے۔ اور منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھتے تھے۔ اور اس ہاتھ کو جس پر وہ گناہ کا نشان تھا سب کو دکھاتے تھے اور خود اس کو دیکھ کر بہت افسوس کیا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی زار و قطار روتے بھی تھے۔ اسی وجہ سے خدا کے دربار میں حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور کبھی عدل و انصاف کے تخت پر بیٹھتے تھے۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ایک دن دو دہقانی متخاصمین داد خواہ ان کے پاس آئے ان میں

سے ایک نے کہا کہ اس کی بکریوں نے میرا کھیت کھا لیا ہے اور آپ اس کا انصاف کر دیجئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ قیمت بکریوں کی اور کھیت کی بنا کر تب انہوں نے بکریوں کی اور کھیت کی قیمت ٹھہرائی تو معلوم ہوا کہ زراعت کی قیمت بکریوں سے زیادہ ہے۔ حضرت داؤد نے یہ فیصلہ کیا کہ زراعت والے کو بکریاں حوالے کردیں اور بکریاں والا حضرت داؤدؑ کے پاس سے روتا ہوا نکل آیا۔ اور اس وقت حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ کی عمر صرف سات برس کی تھی وہ اپنے دروازے پر بیٹھے تھے اس شخص کو روتے دیکھا تو انہوں نے اس شخص سے دریافت کیا کہ بھائی تم کیوں روتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ بھائی حضرت نے انصاف کر کے میری کل بکریاں کھیت والے کو دے دی ہیں۔ یہ سن کر حضرت سلیمان نے اس سے کہا کہ تم خلیفہ خدا سے جا کر کہو کہ اے خلیفہ خدا اگر آپ ہمارے اس مقدمے کو غور کر کے انصاف فرمادیں تو پھر اس غریب کے حق میں بہتر ہوگا اس شخص نے بموجب ارشاد حضرت سلیمان کے حضرت داؤد سے جا کر کہا حضرت داؤدؑ نے یہ سنی اور پھر فرمایا کہ یہ بات تم کو کس نے بتائی۔ وہ بولا کہ حضرت سلیمان نے مجھ کو کہا کہ تم پھر خلیفہ خدا کے پاس جاؤ اور ان سے گزارش کرو کہ میرے مقدمہ پر پھر غور کیا جائے تاکہ غریب کے حق میں کچھ بہتری ہو۔ پھر حضرت داؤد نے حضرت سلیمان کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اس کو میرے پاس کیوں بھیجا ہے۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ اے ابا جان حضور اگر اس مقدمہ کو اچھی طرح سے غور کر کے انصاف فرماویں تو میرا خیال ہے کہ پھر اس غریب کے حق میں بہتری ہوگی۔ تب حضرت داؤد نے حضرت سلیمان سے پوچھا کہ کہو تم اس کا فیصلہ کرو گے تب دونوں حضرات نے اس مقدمہ پر نہایت غور و خوض کیا اور اس کا فیصلہ یوں چکا دیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قولہ تعالیٰ: وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ الایہ ترجمہ: اور داؤد اور سلیمان کو دی ہدایت ہم نے جس وقت وہ حکم کرنے لگے دونوں بیچ کھیتی والوں کے جس وقت کہ چگ گئیں

پڑیں ان کی بکریاں ایک قوم کی اور روبرو تھا ہمارے ان کا فیصلہ پس سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو اور دونوں کو حکم اور علم تھا۔ بعض تفاسیر میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد نے بکریوں کو دلوا دیا۔ کھیتی والوں کو بدلا ان کے نقصان کا اور اس وقت ان کے دین میں یوں تھا کہ چور کو اپنا غلام بنا لیتے تھے۔ اسی کے موافق یہ حکم کیا اور حضرت سلیمان کم سن ہی تھے۔ انہوں نے بھی جھگڑا اپنے پاس منگوایا اور کہا کھیتی والوں کو کہ بکریاں تم کی رکھوا دران کا دودھ پیوا اور وہ کھیتی کو پانی دیا کریں۔ بکریاں والے جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جاوے تب ان کی بکریاں واپس کر دیجیو اور اپنی کھیتی کو اپنے قبضہ میں کر لینا تاکہ دونوں کو کوئی نقصان نہ ہو۔ حضرت سلیمان نے یہ انصاف کیا اور آیندہ حضرت داؤد علیہ السلام بغیر مشورہ سلیمان کے کوئی بھی حکم لوگوں پر نافذ نہیں کرتے تھے۔ ایک دن یوں ہوا کہ ایک بڑھیا سلیمان کے غائبانہ حضرت داؤدؑ کے پاس دادخواہ آئی اور وہ آکر یوں بولی اے خلیفہ خدا میں بڑھیا ہوں اور نہایت ہی ضعیفہ عیالدار بھی ہوں ایک روز اپنے عیال واطفال کے لیے دکھ و محنت کر کے اپنے سر پر آٹا لائی تھی۔ اس وقت ہوا اتنی تیز چلی کہ میرے سر پہ جو آٹا تھا وہ سب اڑا لے گئی اور میرے لڑکے بالے بھوکے مرتے ہیں آپ اس کا کچھ انصاف کیجئے اگر ممکن ہو تو اس سے میرا آٹا دلوا دیجئے یہ سن کر حضرت داؤد نے فرمایا اے بڑھیا ہوا پر میرا حکم نہیں چلتا اور میں کیوں کر ہوا سے آٹا دلوا دوں۔ میں اس کے بدلے میں اپنی طرف سے آٹا دیتا ہوں تو اس کو لے جا یہ سن کر بڑھیا خوش ہوئی اور آٹا لے کر دعا کرتی ہوئی چلی دروازے پر حضرت سلیمان بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بڑھیا کو دیکھ کر پوچھا کہ اے بڑھیا مائی تو کیوں آئی تھی۔ فریاد کرنے آئی تھی یا آٹا مانگنے کو وہ بولی میں تو فریاد کرنے آئی تھی۔ حضرت داؤد نے انصاف کیا کہ اپنی طرف سے مجھے آٹا دلوا دیا۔ حضرت سلیمان نے کہا وہ کیا معاملہ ہے؟ تب اس نے بیان کیا۔ حضرت سلیمان نے اس بڑھیا سے کہا کہ تم جاؤ خلیفہ خدا سے کہو کہ اے نبی اللہ میں تو ہوا سے

قصاص چاہتی ہوں آپ سے آٹا نہیں مانگتی۔ یہ سُن کر بڑھیا پھر واپس حضرت داؤد کے پاس گئی اور ان سے کہا جا کر میں تو ہوا سے اپنا قصاص مانگتی۔ آٹا نہیں مانگتی یہ سن کر حضرت داؤدؑ نے اس بڑھیا سے کہا کہ اے بڑھیا تو مجھ سے دس من آٹا لے جا پر ہوا سے انتقام مت چاہ کیوں کہ میری حکومت ہوا پر نہیں چلتی کہ میں اس کو پکڑ کر منگواؤں اور اس سے تیرا انتقام حاصل کروں پھر بڑھیا ناچار ہو کر دس من آٹا لے کر اور خوش ہو کر حضرت داؤدؑ سے رخصت ہو کر دروازے پر جب آئی تو پھر حضرت سلیمانؑ نے اس بڑھیا سے کہا اے بڑھیا تو کیوں بغیر فیصلہ کے جاتی ہے پھر جا کر خلیفہ خدا سے کہو کہ میں آٹا نہیں چاہتی ہوں آپ اس کو پھیر لیجئے اور میرا خدارا کوئی فیصلہ کر دیجئے یہ سُن کر بڑھیا پھر حضرت داؤد کے پاس آئی اور ان سے وہی باتیں جا کر کہیں جو کہ حضرت سلیمانؑ نے بڑھیا سے کہی تھیں وہ باتیں سن کر حضرت داؤد نے اس سے پوچھا کہ تجھے یہ باتیں کس نے بتائی ہیں۔ وہ بڑھیا کہ یہ باتیں مجھے دروازے پر حضرت سلیمان نے بتائی ہیں پھر حضرت داؤد نے حضرت سلیمان کو بلایا اور کہا اے بیٹے میں ہوا کی تجویز کیسے کروں وہ تو پکڑی نہیں جاتی۔ ہاں اس کی صورت مجسم ہوتی تو البتہ اس کو پکڑ کر منگوانا حضرت سلیمانؑ نے کہا اے ابا جان! اس کو پکڑ کے حاضر کرنا بہت سہل بات ہے اور وہ آپ کی دعا کافی ہے آپ دعا کریں خدا کے حکم سے ہوا صورت شخص بن کر خود ہی حضرت کے حضور میں حاضر ہووے گی۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن خدا کے پاس مواخذہ ہو۔ اگر وہ بڑھیا آپ سے انصاف کا مطالبہ اور شکوہ کرے اور وہ انصاف طلب کرے تو آپ اس کو کیا جواب دیں گے یہ سن کر حضرت داؤدؑ نے خدا کی جناب میں دعا مانگی اور حضرت سلیمان نے ان کے ساتھ آمین کہی اس وقت خدا کے حکم سے ہوا بصورت شخص بن کر حضرت داؤد کے پاس حاضر ہوئی۔ تب بڑھیا نے ہوا سے اپنے آٹے کا دعویٰ کیا اور ہوا نے اس کا جواب دیا کہ یا نبی اللہ میں نے جو کیا تھا وہ خدا کے حکم سے کیا تھا یہ سن کر داؤدؑ نے

کہا وہ کیا ہے۔ بیان کرو ہوا نے اس کا یہ جواب دیا کہ یا نبی اللہ دریا میں ایک قوم
کی کشتی تھی اور اس میں ایک سوراخ ہو گیا تھا اور وہ قریب ڈوبنے کے تھی اور دریا
کے سیلاب کے گرداب میں آپڑی تھی۔ اس قوم نے اللہ تعالیٰ کی نذر مانی تھی کہ اگر کشتی
اس گرداب سے خداوند بچا لیوے گا تو اس کشتی کا سب مال خدا کی راہ پر فقیروں اور
محتاجوں کو دیں گے، اسی وقت خداوند قدوس نے مجھ کو حکم دیا کہ تو اس بڑھیا کا
آٹا لے کر اس کشتی کے سوراخ کو بند کر دے تاکہ یہ کشتی غرق ہونے سے بچ جائے۔
حاصل کلام یہ ہے کہ چند روز کے بعد وہ کشتی کنارے پر آ لگی اور ادھر حضرت
داؤد کو خبر ہوئی کہ ایک کشتی نذر کی دریا کے کنارے پہنچی ہے۔ حضرت داؤد نے
سب مال نذر کا کشتی سے منگوا کر آدھا فقیروں اور محتاجوں کو دیا اور آدھا مال اس
بڑھیا سے پوچھا کہ تم نے خدا کی کیا اطاعت و بندگی کی تھی جو تجھ کو اتنا مال ملا۔ وہ
بڑھیا بولی کہ میں نے خدا کی بندگی نہیں کی تھی مگر ایک دن ایک فقیر بھوکا محتاج
پیاسا میرے پاس آیا اس نے کھانے کا سوال کیا۔ اور اس وقت میرے پاس
صرف ایک روٹی تھی چنانچہ میں نے وہ روٹی اس فقیر کے حوالے کر دی اور اس
فقیر نے اس روٹی کو کھا کر پھر مجھ سے کہا کہ میں بھوکا ہوں اور بہت دور سے
آیا ہوں اور اس روٹی سے مجھے سیری نہیں ہوئی کچھ اور دیجئے میں نے کہا تم
ذرا ٹھہرو میں گیہوں پیس کر روٹی پکائے دیتی ہوں یہ کہہ کر میں آٹا پیس کر اپنے
سر پر رکھ کر لا رہی تھی کہ راستے میں ہوا کی تیزی سے وہ سب آٹا اڑ گیا۔ اور
میں جانتی ہوں کہ مجھ پر تکلیف گزری اس بھوکے فقیر کے سبب سے بھی بہت
ہی متفکر و غمناک ہو کر تمہارے پاس داد خواہ آئی تھی اتنا مال خدا کی مہربانی سے تمہارے
ہاتھ سے مجھ کو ملا ہے کہ اس وقت خدا کے حکم سے حضرت جبرائیل نے حضرت داؤد سے
آکر کہا یہ بات کہی تھی کہ اس بڑھیا سے کہدو اتنا مال جو تو نے پایا اس آٹے کا بدلہ ہے
جو ہوا سے اڑ گیا تھا۔ اور اس روٹی کے بدلے جو تو نے اس فقیر کو دی تھی اس کا بدلہ
آخرت میں ستر روٹیاں ملیں گی۔ منقول ہے کہ ایک دن بنی اسرائیل نے حضرت داؤد